درحقیقت ۲۰ویں صدی میں مسلم تہذیبی فکر کا مرقع ہے۔ دوسرا یہ کہ چند غیر ملکی مہمانوں کو چھوڑ کر سبھی شخصیات صبحِ آزادی کی شخصیات میں شمار ہوتی ہیں۔ یہ رجالِ کار اپنی گفتگوؤں میں بتاتے ہیں کہ آزادی کا نور، کس طرح آزادیِ موہوم میں تبدیل ہوا۔

یوں تو ہر مصاحبہ ایک مثال ہے، تاہم یہاں چیف جسٹس اے آر کارنیلیس کی گفتگو سے چند سطور پیش کی جاتی ہیں: ''قانون کی اطاعت کا جذبہ اس وقت اُبھرتا ہے، جب دل میں قانون کے لیے احترام پایا جاتا ہو۔ اگر ہم پاکستان میں قانون کی حکمرانی چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اسلامی قانون نافذ کرنا چاہیے۔ میرا یقین ہے کہ اسلامی قانون کے نفاذ سے اس ملک کی قانونی زندگی میں خوش گوار انقلاب جنم لے گا۔ اسلامی قانون کسی دور میں بھی زندگی سے کٹا نہیں رہا اور یہ تسلسل کی تمام کڑیاں اپنے اندر رکھتا ہے''۔ (ص ۱۹۱، ۱۹۲)

واقعہ یہ ہے کہ ان مصاحبوں میں اجتہاد کی ضرورت اور اجتہاد کے آداب، تعلیم اور تہذیب، تاریخ اور کلچر، سیاست اور مسئلہ زبان، مستقبل بینی اور خود احتسابی کے ایسے ایسے جواہر پارے ملتے ہیں کہ ہمارے بہت سے مسائل کی نشان دہی اور ان کا شافی حل مل جاتا ہے۔ اس بزمِ دانش میں مولانا سیّدابوالاعلیٰ مودودی، ذوالفقار علی بھٹو، جنرل ضیاء الحق، شاہ فیصل، خان آف قلات، جسٹس اے آر کارنیلیس، اے کے بروہی، چودھری محمد علی، جسٹس حمودالرحمٰن، ایس ایم ظفر، ظفر احمد انصاری، غلام رسول مہر اور اصغر خان سمیت ۲۳ شخصیات کے مصاحبے شامل ہیں۔

کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے ہم ۲۱ویں صدی میں، ۲۰ویں صدی کی مسلم فکری رہنمائی سے اس طرح مستفید ہوتے ہیں کہ ماضی اور حال ہمارے مستقبل کو تابناک بنانے کا چراغِ راہ بن جاتا ہے۔ (سلیم منصور خالد)

عزیمت کے راہی، پنجم، حافظ محمد ادریس۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۳۰۴۔ قیمت: ۳۲۵ روپے۔

جماعت اسلامی سے وابستہ لاکھوں افراد نے اپنی پوری زندگیاں دعوتِ دین کی جدوجہد میں لگا دی ہیں۔ مشیتِ حق کے تحت ہر فرد کی زندگی کا پیمانہ لبریز ہوتا ہے تو وہ انتقال کی منزل طے کرتا ہے۔ حافظ محمد ادریس صاحب اس قافلۂ حق کے ایسے متعدد رفقا کی زندگیوں پر معلومات افزا

مضامین پر مشتمل چار کتب تالیف اور شائع کر چکے ہیں، اب اس سلسلے کی یہ پانچویں کتاب چھپی ہے۔

اس کتاب میں پروفیسر غلام اعظم کی مجاہدانہ زندگی پر پانچ مضامین ہیں، دیگر رفقا میں: مولانا ابوالکلام محمد یوسف، عبدالقادر مُلّا شہید، محمد قمرالزمان شہید، ملک غلام یاسین، سردار الطاف حسین، شمیم احمد، مسعود جاوید، خدا بخش خان، حاجی محمد لقمان، احمد قاسم پاریکھ، چودھری ثناء اللہ، عبدالرحمٰن بن اجمل، خواجہ علاء الدین، ڈاکٹر سیّد منصور علی، مولانا عبدالمالک شہید، محمد یوسف خان، نصراللہ شجیع، ڈاکٹر خان محمد صابری، سیّد رفیق حسین جعفری، ڈاکٹر ظہور احمد، میاں نذیر احمد، ملک مسعود الحسن، ڈاکٹر سیّد احسان اللہ شاہ، مہرچا کر فتیانہ، مولانا محمد نافع اور حافظ محبُوب الٰہی حلیم شامل ہیں۔ یہ تذکرے قارئین کے دل میں عزم و ہمت کی جوت جگاتے اور دنیاے فانی سے گزر جانے سے قبل کچھ کر جانے کی اُمنگ پیدا کرتے ہیں۔(س-م-خ)

نورِ سراج، رابطہ: فوزیہ سراج۔فون: ۲۶۰۴۳۴۸-۰۳۰۰۔ صفحات: ۱۱۰۔

کیپٹن سراج الحق، جماعت اسلامی کراچی کے رکن تھے۔ ان کے انتقال پر ان کے اعزہ نے یہ کتاب یادگار کے طور پر شائع کی ہے، جس میں ۴۶ تحریریں ہیں۔ لکھنے والوں میں ان کی اہلیہ، بیٹے، بہوئیں، داماد، پوتے، بھانجے، نواسے اور مرحوم سراج صاحب کے دوست شامل ہیں۔ ہر ایک نے جیسا ان کو پایا، لکھ دیا۔ سب نے سراج صاحب کی شخصیت پر اپنے اپنے زاویے سے روشنی ڈالی۔ عجب ایمان افروز تصویر بنی ہے۔ ایک جگمگاتا ہوا تحریکی کردار۔ تحریکِ اسلامی نے ایسے ہیرے تراش کر کے پیش کر دیے۔(مسلم سجاد)

تعارف کتب

⊙ معارف مجلّہ تحقیق، (شمارہ ۱۰، جولائی-دسمبر ۲۰۱۵ء)، مدیر: پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق منصوری۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، کراچی۔ ۳۶۸۰۹۲۰۱-۰۲۱۔ فون: ۰۲۱۔ صفحات: ۲۹۸+۱۰۰۔ قیمت: ۴۵۰ روپے۔ [زیرنظر شمارے میں عالمِ اسلام، فقہ الاقلیات، دین اور تہذیب، مناصب اور ذرائع کے استعمال کے ساتھ ساتھ پاکستان کی مالیاتی پالیسی، ذرائع ابلاغ میں رپورٹنگ کا معیار، سیرت نبویؐ اور مستشرقین کا اندازِ فکر، قتل رحم خصوصی طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ مقالہ خصوصی میں اوکسفرڈ یونی ورسٹی، آفاق اور سرکاری نصابی کتب کا تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔]